''جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے
وہ زمانے بھر میں اس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے'' (حضرت مسیح موعودؑ)

آپؑ سے براہ راست فیض پانے والوں نے جو مقام حاصل کیا اور آپؑ سے خوشنودی کی سند حاصل کی۔ لیکن یہ اخلاص و وفا وقت گزرنے کے ساتھ ختم نہیں ہو گیا۔ یقیناً نہیں ہوا

یہ روح جو قربانی کی روح ہے اس کا ادراک جتنا احمدی کو ہے کسی اَور کو نہیں۔ اور یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ اس زمانے میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کو مانا اور آپؑ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے ایک عہد کیا

خلفاء نے جب تحریکات کیں تو وہاں بھی لوگوں نے انتہائی قربانیاں کرتے ہوئے اپنی ضروریات کو پسِ پشت ڈال کر ان میں حصہ لیا۔ ان کی محبت مال سے نہیں تھی۔ ان کی محبت اللہ تعالیٰ کے دین سے تھی

جماعت میں قربانی کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہیں نہ دنیا جانتی ہے نہ سمجھتی ہے۔ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے ہیں، بہت سارے ایسے ہیں جنہوں نے کبھی خلیفہ وقت کو دیکھا نہیں ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے تصویر دیکھ لیتے ہیں یا آواز سن لیتے ہیں۔ خطبات سنتے ہیں اور اپنے اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی آواز پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کے لیے قربانیوں کی مثالیں قائم کرتے ہیں

بہت سارے لوگ یہ واقعات بھی لکھتے ہیں کہ ہم مالی قربانیاں کرتے ہیں، اس کے بعد دعا کرتے ہیں، دعا کے لیے مجھے بھی لکھتے رہتے ہیں اور ان قربانیوں کی وجہ سے ان کے بعض بگڑے ہوئے کام جو ہیں وہ سنور جاتے ہیں، جو بگڑے ہوئے بچے ہیں ان کی

اصلاح ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو نہ صرف مالی لحاظ سے پورا فرماتا ہے بلکہ ان کے بچوں کی اخلاقی اور دینی تربیت کے بھی سامان پیدا فرما دیتا ہے

ہر جگہ احمدیوں کی قربانی کے ہمیں نظارے نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رقم مہیا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے جو یہ قربانی کرتے ہیں اور جماعتی کام میں مددگار بن رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر غریب لوگ ہیں یا اوسط درجے کی آمدنی والے لوگ ہیں لیکن قربانی کا جذبہ ہے۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح لوگ قربانی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کا بہترین جزا عطا فرمائے

تحریکِ جدید کے بانوے ویں (۹۲) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور ترانوے ویں (۹۳) سال کے آغاز کا اعلان

گذشتہ سال کے دوران جماعت ہائے احمدیہ عالَم گیر کو تحریکِ جدید میں
20.28 ملین پاؤنڈز کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی
یہ وصولی گذشتہ سال سے سات (7) لاکھ ستائیس (27) ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں سے متعلق ایمان افروز واقعات کا بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 06؍نومبر 2026ء بمطابق 06؍نبوت 1405 ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ (آل عمران:93) یعنی تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت طلحہؓ نے اپنا باغ جس کا نام بیرحاء تھا اور حضرت طلحہؓ کو بہت پسند تھا وہ آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا کہ یہی میری سب سے پیاری جائیداد ہے۔ مَیں اسے آپؐ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

پس

ہمارے سامنے صحابہؓ نے یہ مثالیں قائم کیں

اور اس کے علاوہ بھی احادیث میں آتا ہے کہ

بہت سے صحابہؓ تھے جو جب بھی مالی قربانی کی تحریک ہوتی، اس میں پیش پیش تھے اور اپنا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے تھے اور یہ روشن ستارے آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دَور آیا تو اس دَور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریکات پر صحابہؓ نے بھی قربانیاں دیں۔ اس لیے کہ آپؑ نے صحابہؓ کو ان قربانیوں کا ادراک عطا فرمایا۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمّی چیز کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔‘‘ یعنی نیکی کے دروازے میں ’’کیونکہ نصِّ صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ (آل عمران:93) جب تک عزیز سے

عزیز اور پیاری سے پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔‘‘یعنی کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونے کا اور عزیز ہونے کا۔ ’’اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاتا۔مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروانہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 64، ایڈیشن 2022ء)

پس یہ وہ روح ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے اندر پیدا کرنے کی تلقین اور کوشش فرمائی اور پھر اس بات کو سمجھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ بھی قربانیوں میں اتنے بڑھ گئے کہ آپؑ کو کہنا پڑا کہ ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے۔مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسّر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لاانتہا اخلاص اور ارادت سے، محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 263، ایڈیشن 2022ء)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ

’’جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے
وہ زمانے بھر میں اس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 204، ایڈیشن 2022ء)

پس

آپؑ سے براہ راست فیض پانے والوں نے یہ مقام حاصل کیا اور آپؑ سے خوشنودی کی سند حاصل کی۔ لیکن یہ اخلاص و وفا وقت گزرنے کے ساتھ ختم نہیں ہو گیا۔ یقیناً نہیں ہوا۔

جیسا کہ مَیں نے کئی دفعہ بتایا ہے بلکہ ہر سال مختلف واقعات بتاتا ہوں کہ کس طرح لوگ قربانی کر کے جماعتی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس

یہ روح جو قربانی کی روح ہے اس کا ادراک جتنا احمدی کو ہے کسی اَور کو نہیں۔ اور یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ اس زمانے میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کو مانا اور آپؑ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے ایک عہد کیا

اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ معاملہ ختم نہیں ہو گیا بلکہ آج بھی جاری ہے۔

خلفاء نے جب تحریکات کیں تو وہاں بھی لوگوں نے انتہائی قربانیاں کرتے ہوئے اپنی ضروریات کو پسِ پشت ڈال کر ان میں حصہ لیا۔ ان کی محبت مال سے نہیں تھی۔ ان کی محبت اللہ تعالیٰ کے دین سے تھی۔

ان میں غریب بھی ہیں اور اوسط درجہ کی آمدنی والے بھی ہیں اور عموماً یہی لوگ ہیں جو قربانیوں میں بڑھتے ہیں۔ زیادہ امیر لوگ تو بعض دفعہ سوچ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لیے ایک روایت بھی ہے کہ ایک دینار ایک شخص لے کر آیا اور ایک دوسرا شخص ایک لاکھ دینار لے کے لایا تو آپؐ نے فرمایا: یہ دینار جو ہے وہ ایک لاکھ سے بڑھ گیا ہے۔ اس لیے کہ ایک شخص کے پاس دو دینار تھے اُس نے اس میں سے قربانی کر دی۔ اور ایک شخص کے پاس لاکھوں دینار تھے اور اس میں سے اس نے ایک لاکھ دینار دیا۔
(سنن النسائی کتاب الزکاۃ باب جھد المقل حدیث 2528)

تو جو روح تھی وہ اسی کی تھی جس نے اپنی ضروریات کو پسِ پشت ڈال کر قربانی کی۔ پس اس لحاظ سے معمولی رقم بھی لاکھوں سے بڑھ جاتی ہے۔

بہر حال

جماعت میں قربانی کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہیں نہ دنیا جانتی ہے نہ سمجھتی ہے۔ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے ہیں، بہت سارے ایسے ہیں جنہوں نے کبھی خلیفہ وقت کو دیکھا نہیں ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے تصویر دیکھ لیتے ہیں یا آواز سن لیتے ہیں۔خطبات سنتے ہیں اور اپنے اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی آواز پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کے لیے قربانیوں کی مثالیں قائم کرتے ہیں۔

پس یہ وہ لوگ ہیں جو آج دنیا میں کہیں اَور نہیں دیکھے جا سکتے۔ دنیا ان لوگوں کو نہیں جانتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں بظاہر کم تعلیم یافتہ ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قربانیوں کے لیے مختلف جگہوں پر قرآن کریم میں جو فرمایا ہے۔ مالی قربانیاں بھی اور دوسری قربانیاں بھی یہ اس کا ادراک رکھتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو اَلْبِرّ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔یعنی ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کے لیے قربانی کی انتہا ہے۔ جو دین کے لیے قربانی کی انتہا ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے انہیں ہر وقت بے چین رکھتی ہے۔ ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دین کو پھیلانے کے لیے ہر قسم کی قربانی کے معیار قائم کرنے والی ہے۔ ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو انہیں اطاعت میں بڑھاتی ہے اور دینی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے پھر وہ بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کیا قربانی کرنی ہے؟ کون سی پیاری چیز مَیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے قربان کروں؟ اللہ تعالیٰ کے حکم کی کس طرح اطاعت کروں؟ یہ کوشش کرتے ہیں کہ نیکیوں میں بڑھتے ہوئے تقویٰ کے اعلیٰ معیار کیسے قائم کروں؟

پس یہ لوگ ایسے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور زمانے کے امام سے جڑ کر ہر نیکی کو پانے کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جن کو ادراک حاصل ہوا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے جب صحابہؓ کی زندگی کے واقعات سنے، جیسا کہ مَیں خطبات میں بھی بیان کرتا رہا ہوں،

آج کل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ضمن میں بھی بعض دفعہ صحابہؓ کا ذکر آجاتا ہے تو پھر اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہاں صحابہؓ کے نمونے دیکھ کر ان پر بھی عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس

یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے جو ہمیں ان لوگوں میں نظر آتی ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کی مثالیں مَیں ہر سال پیش کرتا ہوں۔ آج بھی پیش کروں گا۔ یہ لوگ کس طرح اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر قربانیاں کرنے والے ہیں۔

ایک مثال ہے

گوادلوپ

کے مربی صاحب نے لکھا۔ وہاں کے ایک نوجوان ہیں جان لینکر صاحب۔ کچھ عرصہ ہوا انہوں نے بیعت کی ہے۔ پہلی مرتبہ یہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شریک ہوئے۔ جب یہاں آئے تو ان کی میرے سے بھی ملاقات ہوئی۔ اس بات پر بڑے خوش تھے۔ یہاں آ کر انہوں نے یہ دیکھا کہ جماعت کس طرح کام کرتی ہے۔ جب انہیں بتایا گیا کہ جماعت کا ایک مالی نظام بھی ہے۔ کس قسم کے چندے ہیں۔ کس طرح چندے خرچ ہوتے ہیں۔ پہلے مشنری نے ان کو بتایا ہوگا لیکن اتنا سمجھ نہیں آتی جتنا یہاں آ کے دیکھنے سے لوگوں کو سمجھ آتی ہے۔ کیا کیا قربانیاں ہو رہی ہیں، کیا کیا اشاعتِ اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ مختلف نمائشیں دیکھ کے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہاں کہاں جماعت مسجدیں بنا رہی ہے۔ سکول بنا رہی ہے۔ مشن ہاؤس بنا رہی ہے۔ مبلغین بھیج رہی ہے۔ جامعات بنا رہی ہے۔ تو ان قربانیوں کے مصارف کے متعلق جب ان کو بتایا گیا تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ مَیں نے جلسہ سالانہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جماعت کس طرح ان اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتی ہے۔ اگر مَیں اس جلسے میں شریک نہ ہوا ہوتا تو شاید میرے لیے اس نظام کو سمجھنا اتنا آسان نہ ہوتا۔ لیکن اب جبکہ میں نے خود عملی طور پر یہ سب کچھ دیکھا ہے تو میرے لیے مالی نظام کی اہمیت اور اس کے مقاصد کو سمجھنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود ہی تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں حصہ لیا۔ مربی صاحب

لکھتے ہیں کہ اس واقعہ کا ایک اَور نمایاں اور ایمان افروز پہلو ہے کہ جب تحریکِ جدید کے سال کا آخر تھا۔ آخری دن جب آیا تو کہتے ہیں مَیں نے لوگوں کو مالی قربانی کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تو یہ خود اس وقت میرے پاس آئے اور چھ یورو پیش کیے کہ یہ رقم میرے چھ سالہ بیٹے ایڈن کی طرف سے ہے۔ تحریکِ جدید میں جمع کر لیں۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں نے اپنے بیٹے کو تحریکِ جدید کے متعلق سمجھایا تھا کہ جماعت میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں کس طرح پیش کی جاتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک روز مَیں اپنے بیٹے کو پارک میں جھولوں وغیرہ پر لے جا رہا تھا جہاں ٹکٹ لگتا ہے اور رقم خرچ ہوتی ہے لیکن جب مَیں اسے لے جانے لگا تو میرے بیٹے نے مجھے کہا، چھ سات سال کا لڑکا ہے، کہ آپ مجھے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینے کے بارے میں سمجھاتے رہے ہیں، باتیں بتاتے رہتے ہیں آج میں بھی آپ کے ساتھ شامل ہوتا ہوں۔ مَیں آج جھولوں پر نہیں جاؤں گا۔ آپ یہ پیسے میری طرف سے تحریکِ جدید کے چندے کے لیے جماعت کو دے دیں۔ چنانچہ چھ سات سال کا جو بچہ ہے اس نے اپنی خوشی اور تفریح کو قربان کرتے ہوئے چھ یورو بھیجے ہیں۔

یہ بعض لوگوں کے لیے تو معمولی رقم ہو گی لیکن اس بچے کی طرف سے ایک بہت عظیم قربانی ہے جس نے اس روح کو سمجھا اور آدمی حیران ہوتا ہے۔ آفرین ہے اس باپ پر جس نے نئے احمدی ہونے کے باوجود اپنے بچے کی ایسی تربیت کی کہ اس کو مالی قربانی کا ادراک پیدا ہوا۔

اسی طرح قربانی کا ایک واقعہ

گنی کناکری

کا بھی ہے۔ ایک مخلص احمدی ہیں تولا صاحب۔ کوئلے بیچ کر اپنا گزارا کرتے ہیں۔ بہت غریب آدمی ہیں۔ تحریکِ جدید کا وعدہ انہوں نے تیس ہزار گنی فرانک لکھوایا تھا۔ کہتے ہیں میری بیٹی کی شادی بھی تھی۔ مَیں نے اس کے لیے رقم جمع کی ہوئی تھی۔ اسی دوران میں تحریکِ جدید کے چندے کی طرف توجہ دلانے کے لیے معلم صاحب آ گئے۔ یاد دہانی کرائی۔ مَیں نے سوچا کہ میرے پاس تو صرف تیس

ہزار گنی فرانک ہیں جو مَیں نے بیٹی کی شادی کے لیے خرچ کرنے ہیں۔ اب کیا کروں۔ پھر مجھے خیال آیا کہ مال کی محبت سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی محبت چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر مجھے قربانی کرنی چاہیے۔ کہتے ہیں مَیں نے وہ ساری رقم چندے میں دے دی اور کہتے ہیں لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا بھی ایسا احسان ہوا کہ میرا ایک بیٹا جو لمبے عرصہ سے فرانس جانے کے لیے گھر سے نکلا تھا اور اس کا کچھ اتا پتا نہیں تھا بلکہ اس کو اتنی دیر ہوگئی تھی کہ ہم سمجھتے تھے کہ وہ راستے میں کہیں خدانخواستہ فوت ہو چکا ہے اور ہم اس کا جنازہ بھی پڑھ چکے تھے۔ اچانک ایک دن اس کی کال آئی اور اس نے بتایا کہ مَیں فرانس پہنچ گیا ہوں اور یہ بھی بتایا کہ مَیں آپ کے اخراجات کے لیے ایک بڑی رقم آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ تو کہتے ہیں کہ اس بات سے میرے ایمان میں بڑا اضافہ ہوا کہ اس چندے کی وجہ سے ایک تو مجھے اپنے بیٹے کی خبر مل گئی۔ گمشدہ بیٹا مل گیا جس کا ہمیں پتہ نہیں لگ رہا تھا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نے کئی گنا بڑھ کر مجھے رقم بھی واپس کر دی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ہے جس کا مَیں نے نظارہ کیا۔

اسی طرح امیر صاحب

نائیجر

کہتے ہیں کہ ریجن تاہوا کے ڈیپارٹمنٹ برنی کونی کے علاقے میں کافی سالوں سے جماعتی مشن قائم ہے۔ اس کے ارد گرد بہت سی جماعتیں ہیں۔ گذشتہ دو سال سے اس علاقے میں دہشت گردوں کے حملے ہوتے رہے ہیں۔ ان علاقوں میں حالات بہت خراب ہیں۔

آج کل افریقہ میں بعض ملکوں میں بہت زیادہ disturbance ہے۔ اس کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ وہاں امن اور سکون قائم کرے۔ بہت سارے افریقن ملک ہیں جہاں آج کل یہ بدامنی ہے۔

بہرحال وہ کہتے ہیں کہ وہاں حملے بھی ہوتے ہیں۔ حکومت نے ان علاقوں میں آمد و رفت بند کی ہوئی ہے۔ ان دیہاتوں میں دہشتگرد بعض احمدی جماعتوں کے اموال، اناج اور مویشی لُوٹ کر لے گئے۔ حملے کیے، سب کچھ لُوٹ کے لے گئے۔ اس جگہ احمدی بہت متاثر ہوئے ہیں۔ گاؤں والوں کے پاس یہی جائیداد ہوتی ہے۔ تھوڑی سی زمین ہے کچھ کاشت کر لی اور اس زراعت سے ان کو تھوڑا سا اناج حاصل

ہو گیا، اسی سے گزارا کر لیا یا جانور پال لیے۔ بہر حال وہ لوگ کئی حملوں میں سب کچھ لُوٹ کر لے گئے۔ جماعتیں مشکل حالات میں تھیں۔ ہر وقت ان کو جان و مال کا بھی خطرہ ہے۔ کہیں اور جانا بھی مشکل ہے ان کے لیے۔ کہاں جائیں؟ لیکن ایسے حالات میں بھی اس علاقے کی جماعتیں تحریکِ جدید اور جماعتی تحریکات میں یا باقی چندوں میں شامل ہو رہی ہیں اور اپنا چندہ ادا کر رہی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے معلم اور مربی ان جماعتوں میں پہنچ نہیں سکتے تھے کیونکہ حکومت نے بھی پابندی لگائی ہوئی تھی۔ راستوں پر کئی بیریر سے گزرنا پڑتا تھا۔ وہاں پوچھ گچھ ہوتی تھی پھر واپس کر دیے جاتے تھے۔ بہر حال کہتے ہیں چندے کی وصولی بظاہر مشکل نظر آ رہی تھی لیکن یہاں کے لوگوں نے، اس گاؤں کے لوگوں نے معلم صاحب کو خود اطلاع پہنچائی کہ ہم نے چندے کی وصولی کر لی ہے اور جیسے ہی کوئی صورت پیدا ہو گی ہم خود آپ تک پہنچا دیں گے۔ چنانچہ ان سب جماعتوں نے اپنے وعدہ جات نہ صرف پورے کیے بلکہ جب ان کی طرف سے چندہ مشن ہاؤس تک پہنچا تو وہ گذشتہ سالوں سے بھی بڑھ کر تھا۔ ایسے حالات میں جبکہ ایک لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ بڑی کس مپرسی کی حالت ہے۔ لُوٹ مار بھی ہے۔ یہ لوگ جو کماتے ہیں اس میں سے دوسرے بدمعاش لوگ جو دہشت گرد ہیں، لُوٹ کر لے جاتے ہیں لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لیے یہ لوگ تیار ہیں۔ ہر وقت تیار بیٹھے ہیں بلکہ کہنا چاہیے کہ مستعد بیٹھے ہیں۔

عورتوں کی طرف سے بھی قربانی کے عجیب معیار نظر آتے ہیں۔

نائیجر

کے مبلغ کہتے ہیں کہ اسی علاقے کا ایک گاؤں گڈام باگو ہے۔ یہاں ایک احمدی خاتون ہے اماؤں ابراہیم صاحبہ۔ ہر سال مربی صاحب جب فصل کے موقع پر چندے کی تحریک کرتے ہیں۔ ان کی جب فصل ہوتی ہے تو ان کے خاوند حساب لگا کر باجرے کی فصل جنس کی صورت میں دے دیتے ہیں اور یہی ان کی آمد ہوتی ہے۔ تو کہتے ہیں ہر سال یہ ہوتا ہے کہ خاوند تو حساب لگا کر آدھی یا پونی بوری دیتا ہے لیکن عورت ان کو روک دیتی ہے کہ جماعت کو دینا ہے، اللہ تعالیٰ کی خاطر دینا ہے پھر کنجوسی کیسی؟ اور وہ اپنے گھر سے جو اپنے استعمال کی جنس رکھی ہوتی ہے اس میں سے ڈال کر 100 کلو کی پوری بوری مکمل کرتی ہے کہ یہ اچھا نہیں لگتا کہ جماعت کو ہم آدھی یا پونی بوری دیں۔ اور اس طرح ہر سال وہ اپنے گھر کے

خرچ میں سے اس میں ڈال رہی ہے۔ یہ قربانی ہے ان عورتوں کی جو بظاہر پڑھی لکھی نہیں ہیں لیکن ان میں قربانی کا جذبہ ہے۔ دین کو جاننے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان مضبوط ہے۔ اور یہی نہیں کہ میں کر دیتی ہوں۔ چلو کام پورا ہو گیا۔ سو کلو پوری ہو گئی۔ جماعت کی خدمت ہو گئی۔ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی پھر کس طرح نوازتا ہے اور یہ اس کی برکتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سال حج کرنے کی بھی توفیق دے دی۔ کہتی ہیں مَیں تو صرف یہ سمجھتی ہوں کہ ہر سال اناج سے جو بوری بھرنا تھا یہ سب اسی کی برکتیں ہیں جو مَیں حج کر کے آئی ہوں۔

اسی طرح

ارجنٹائن

کے مربی صاحب لکھتے ہیں۔ اب یہ ساؤتھ امریکہ کا ملک ہے۔ افریقہ سے ہم ساؤتھ امریکہ چلے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں وہاں ایک ناصر ماریو کینوس کوئنانس صاحب ہیں۔ ارجنٹائن کے پہلے احمدی ہیں۔ یہ ملکی نیشنل اخبار کے معروف صحافی تھے لیکن کچھ سالوں سے معذور ہو چکے ہیں اور اپنی بیماری کی وجہ سے باہر نکلنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ ان کا ایک بیٹا بھی معذور ہے جس کی وجہ سے ان کی فیملی مستقل مالی تنگی کی سامنا کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا دے۔ ان کی مشکلات کو بھی دور فرمائے۔ بہرحال یہ کہتے ہیں کہ ان کی معمولی سی پینشن ہے جس پر ان کا گزارا ہے۔ بعض دفعہ ایسا آتا ہے کہ بعض مواقع پر دوائی یا علاج کے لیے بھی ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے، رقم نہیں ہوتی۔ بہرحال مشنری صاحب کہتے ہیں ان حالات کی وجہ سے مجھے تردّد ہوا کہ ان کو مالی تحریک کروں اور چندے کی طرف توجہ دلاؤں کیونکہ ان کے حالات ہی ایسے ہیں لیکن ان نومبائع کا اپنا ردّعمل کیا تھا۔ کہتے ہیں تحریکِ جدید کا وقت آیا تو مَیں نے ان کو کہا کہ آپ کے حالات تو ایسے نہیں ہیں لیکن آپ اگر برکت کی خاطر کچھ معمولی چندہ دینا چاہتے ہیں، اس تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو یہ آپ کی مرضی ہے۔ اس بات کو سن کر موصوف نے چند دن بعد خود رابطہ کیا اور بتایا کہ میں نے جماعتی اکاؤنٹ میں چندے کی رقم ارسال کر دی ہے۔ جب دیکھا گیا تو انہوں نے 25 ڈالر یعنی امریکن 25 ڈالر رقم بھیجی تھی۔ گو یہ معمولی رقم ہے لیکن ان کے ذاتی حالات کے پیش نظر یہ غیر معمولی قربانی تھی۔ اپنی فیملی میں واحد احمدی ہیں۔ فیملی کی طرف سے بھی دباؤ ڈالا جاتا

ہے کہ جماعت سے الگ ہو جائیں لیکن موصوف مضبوط ایمان والے ہیں، بڑے اخلاص کے ساتھ اپنے عہد بیعت پر قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کے ایمان کے بڑھنے کے نظارے بھی ہمیں دکھاتا ہے کہ کس طرح ایمان میں ان کو بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید مضبوطی عطا فرمائے۔

بینن

کے ریجن کلاوی سے مبلغ مظفر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ٹوکوپو مالک صاحب نے عیسائیت سے احمدیت قبول کی ہے۔ ایک چھوٹی سی دکان ہے۔ کہتے ہیں ایک دن میرے پاس 10 ہزار فرانک کی رقم تھی اور اسی دن سکول کی انتظامیہ نے ان کی بیٹی کو سکول سے نکال دیا کہ پہلے فیس لاؤ پھر تمہیں سکول آنے دیں گے کیونکہ جو فیس کے معینہ تاریخ کے دن تھے گزر چکے ہوئے تھے۔ بہرحال کہتے ہیں بیٹی میرے پاس آئی۔ مَیں سکول کی فیس دینے کی تیاری کر رہا تھا۔ اسی دوران مشنری صاحب بھی تحریکِ جدید کے چندے کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کے لیے آ گئے اور ایک دو مسئلے میرے سامنے آ گئے۔ ایک طرف بچی کی سکول فیس جس کی وجہ سے اس کی پڑھائی کا حرج ہو سکتا تھا۔ اس کو سکول سے نکالنے لگے تھے۔ دوسری طرف تحریکِ جدید کے چندے کی تحریک۔ تو مَیں نے بیٹی کو کہا کہ میرے پاس اس وقت یہی رقم ہے گو ایک طرف تمہاری پڑھائی کا اور تعلیم کا معاملہ ہے لیکن دوسری طرف اللہ کی راہ میں ادا کرنے کا معاملہ ہے۔ تو مَیں اللہ پہ توکّل کرتے ہوئے تمہاری فیس کے لیے جو مَیں نے رقم رکھی تھی اس کو اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ بہرحال یہ کہتے ہیں کہ مَیں نے تحریکِ جدید میں ادا کر دی۔ کہتے ہیں کہ مشنری صاحب کے چندہ لے کر جانے کے بعد اس دن غیر معمولی طور پر گاہک آنا شروع ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے دو لاکھ فرانک سیفہ سے زائد کی اشیاء فروخت ہو گئیں اور اس سے اچھا خاصا منافع ہو گیا جس سے پھر اسی دن انہوں نے اپنی بیٹی کی سکول فیس بھی ادا کر دی۔ بہرحال یہ کہتے ہیں کہ مجھے تو یہی ایمان ہے کہ چندے کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ نے فوراً اس مشکل کو دور کیا اور غیر معمولی مدد فرمائی اور فروخت کے سامان پیدا کیے۔

تو اللہ تعالیٰ بھی کہتا ہے کہ جب تم اپنی محبوب چیزیں خرچ کرتے ہو تو میں لَوٹا کے اور کئی گنا بڑھا کے دیتا ہوں۔ سات سو گنا تک بڑھا کے دیتا ہوں۔ تو ہمیں یہ نظارے احمدیوں میں، نئے احمدیوں میں بھی نظر آتے ہیں۔

اسی طرح سیکرٹری صاحب تحریکِ جدید

سویڈن

نے لکھا ہے۔ یورپ کی بھی مثالیں ہیں کہ ایک دوست نے بتایا کہ میرا تحریکِ جدید کا وعدہ چھ ہزار ایک سو چالیس سویڈش کرونر تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اس میں اضافہ کر دوں اور اس تحریک میں پورا سال رقم ادا کرتا رہوں تا کہ اپنی ایک ماہ کی تنخواہ تحریکِ جدید میں ادا کرسکوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ سوچا کہ باقاعدگی سے ادا کرتا رہوں کیونکہ اکٹھا دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور کہتے ہیں پھر مجھے خیال آیا میں اللہ پر توکّل کرتے ہوئے اپنا وعدہ 50 ہزار لکھوا دیتا ہوں اور اس بات پہ انہوں نے مجھے بھی دعا کے لیے لکھا۔ بہرحال یہ احمدیوں کا جذبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے میری آمدنی میں اضافہ کرے۔ اس لیے دعا بھی کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں اس کے لیے مَیں نے دو نفل بھی پڑھنے شروع کر دیے کہ مَیں کسی طرح وعدہ پورا کرسکوں۔ اب کوئی دنیادار تو ایسی حرکت نہیں کرسکتا۔ ان دنیادار ملکوں میں رہتے ہوئے ایک احمدی ہی یہ نمونہ دکھا سکتا ہے کہ دو نفل اس لیے پڑھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مالی قربانی کا وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ پہلے میرا جو چھ ہزار کچھ سو کا وعدہ تھا اور مَیں وہی مشکل سے پورا کرتا تھا لیکن اب سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اتنی بڑی رقم کہاں سے پوری ہو گی۔ یہ کہتے ہیں کہ وعدہ لکھوانے کے بعد چند ماہ گزرے تھے کہ مجھے اپنی کمپنی کی طرف سے جو سٹاکس کے شیئر لیے ہوئے تھے اس کی ڈیویڈنڈ (dividend) کی رقم ملی۔ کہتے ہیں اس سے میں نے پہلے اپنا اور فیملی کا پورا چندہ ادا کیا۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کوئی ڈیویڈنڈ (dividend) ملے گا اور اس سے میرا وعدہ پورا ہو جائے گا۔ پھر کہتے ہیں کہ جس جگہ میں کام کرتا تھا وہاں میرے ساتھ چندے کی برکات سے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی سلوک فرمایا کہ اس کمپنی کو نقصان ہونا شروع ہو گیا اور کمپنی نے تین سو لوگوں کو ملازمت سے فارغ کر دیا۔ مجھے بھی ایک ماہ کا نوٹس ملا لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت نے میرا کام کس طرح کیا کہ نوٹس کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی مجھے ایک نئی ملازمت مل گئی۔ مَیں فارغ نہیں بیٹھا۔ لوگ ملازمت کی تلاش میں ابھی تک پھر رہے ہیں اور بڑی حیرانی سے پوچھتے ہیں تمہیں کس طرح یہ ملازمت مل گئی اور بہتر ملازمت مل گئی۔ یہ صرف نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہے۔ کہتے

ہیں میرا تو یہی ایمان ہے۔

ماریشس

سے محسن رمجیت صاحب کہتے ہیں۔ ملازمت چھوڑنے کا فیصلہ مَیں نے کیا اور گو یہ فیصلہ غلط تھا۔ اچھی بھلی ملازمت کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔ کیریئر بھی اچھا تھا اور مستحکم ملازمت تھی۔ بہرحال انہوں نے چھوڑ دیا کہ کاروبار کروں گا کیونکہ مَیں اہل خانہ کو اور جماعت کو بھی وقت نہیں دے سکتا۔ بہرحال نیت ان کی بھی نیک تھی۔ کہتے ہیں مَیں نے کاروبار شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت ڈالی اور پہلا کلائنٹ جو مجھے ملا اس سے مجھے بہت اچھا خاصا منافع ہو گیا۔ مَیں نے اہلیہ سے کہا کہ اس پہلی کمائی سے ہم تحریکِ جدید کی بابرکت سکیم میں اپنے معمول کے چندوں کے علاوہ 75 ہزار ماریشن روپے اضافی رقم دے دیتے ہیں ۔اور یہ ہمارے لیے ایک بہت بڑی قربانی تھی۔ ان کی کوئی مقرر آمدنی نہیں تھی۔ کاروبار کا مستقبل بھی غیر یقینی تھا لیکن بہرحال کہتے ہیں کہ مَیں نے اللہ پر توکّل کیا۔ یہ احساس اسی شخص کو پیدا ہو سکتا ہے جس کو خدا تعالیٰ کی طاقتوں پر یقین ہو اور اس بات پر یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے راستے میں اگر نیک نیت سے قربانی کی جائے تو ضرور بڑھا کر واپس کرتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی ضائع نہیں ہوتی اس لیے اللہ تعالیٰ کوئی سبیل نکال دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ وہ جو چھوٹا موٹا بزنس کر رہے تھے وہ تو کر ہی رہے تھے، ایک ادارے کی طرف سے ایک بڑی پوسٹ کے لیے ان کو آفر ہو گئی۔ کہتے ہیں مَیں نے تو اس پوسٹ کے لیے کبھی درخواست بھی نہیں دی تھی اور نہ کبھی اس ادارے سے رابطہ کیا تھا۔ انہوں نے خود ہی مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے یہ آفر ملی۔ پھر یہ کہتے ہیں مجھے احساس ہوا کہ میری ماہانہ بنیادی تنخواہ میں ہونے والا اضافہ میری پچھلی ملازمت کی تنخواہ کے مقابلے میں بالکل 75 ہزار روپے تھا۔ اتنا ہی برابر تھا جو مَیں نے اضافی چندہ دیا تھا۔ ایک مستقل آمد کو جب خیرباد کہہ دیا تو اس وقت 75 ہزار روپے کی قربانی بھی دے دی اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ وہ 75 ہزار روپے لَوٹا بھی دیے اور مستقل لَوٹاتا رہا۔ اور اس وقت تو ان کی مال کی محبت ہونی چاہیے تھی لیکن انہوں نے مال کی محبت نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے قربانی کو فوقیت دی۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں تو سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے جس سے میرا دل شکر سے بھر گیا اور مجھے یقین ہو گیا

کہ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اخلاص سے قربانی دی جائے تو وہ ضائع نہیں ہوتی۔

پھر

بہت سارے لوگ یہ واقعات بھی لکھتے ہیں کہ ہم مالی قربانیاں کرتے ہیں، اس کے بعد دعا کرتے ہیں، دعا کے لیے مجھے بھی لکھتے رہتے ہیں اور ان قربانیوں کی وجہ سے ان کے بعض بگڑے ہوئے جو کام ہیں وہ سنور جاتے ہیں، جو بگڑے ہوئے بچے ہیں ان کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو نہ صرف مالی لحاظ سے پورا فرماتا ہے بلکہ ان کے بچوں کی اخلاقی اور دینی تربیت کے بھی سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

کینیڈا ا

سے بھی نیشنل سیکرٹری تحریکِ جدید لجنہ کہتی ہیں کہ ایک بہن جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتی انہوں نے ہمیشہ تحریکِ جدید میں اپنی حیثیت کے مطابق چندہ ادا کیا ہے۔ پچھلے سال جب مَیں نے تحریکِ جدید کا خطبہ دیا تو اس میں مَیں نے مثال دی تھی حضرت اماں جانؓ کی کہ وہ تحریک کا اعلان ہوتے ہی شروع میں اپنا وعدہ لکھوا دیتی تھیں اور پھر پورا بھی کر دیتی تھیں۔ وہ خاتون کہتی ہیں کہ مَیں نے سوچا کہ مَیں بھی اس پر عمل کروں گی اور اس بات پر انہوں نے اپنا وعدہ دوگنا کر کے لکھوا دیا اور ادا بھی کر دیا جو کہ ان کی دو مہینے کی تنخواہ کے برابر تھا لیکن کہتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی برکات کا بھی مشاہدہ کیا کہ جیسے مجھے کوئی چھپا ہوا خزانہ مل گیا ہو۔ بہت سارے ہمارے کام جو رُکے ہوئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ دو سال سے کوشش کر رہے تھے مکان بک جائے، نہیں بک رہا تھا۔ وہ فوری طور پہ بک گیا۔ اچھی قیمت پہ بک گیا۔ دوسری جگہ نیا مکان خریدنے کی توفیق مل گئی۔ بہت سارے اَور دوسرے کام تھے وہ بگڑے ہوئے سنور گئے۔ تو کہتی ہیں مجھے تو یقین ہے کہ اسی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے پر یہ فضل کیا۔

اسی طرح

روس

کے مبلغ انچارج کہتے ہیں الو بیک مرزائیوف صاحب ایک مخلص قربانی کرنے والے احمدی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک روز نماز جمعہ کے بعد ایک مناسب رقم انہوں نے مجھے دی کہ میری طرف سے یہ چندہ ہے۔ تو مَیں نے بتایا کہ آپ کا تو کوئی بقایا نہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا جب وہ اپنے آبائی ملک میں رخصت پہ گئے تھے تو جب واپس ماسکو آئے تو دوسرے غیر ملکی مسافروں کے ساتھ ایئر پورٹ پر ان کو روک لیا گیا اور تفتیش ہوتی رہی اور اس سے پہلے امیگریشن کے حکام کئی لوگوں کو بظاہر چھوٹی چھوٹی چیزوں پر واپس بھجوا چکے تھے۔ انہیں ملک میں داخل ہونے سے روک دیتے تھے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں میرا دھیان گیا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہمیشہ کاموں میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ جب سے احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی ہے اس چیز کا مشاہدہ کرتے رہے ہیں۔ کہتے ہیں میرا تو یہی مشاہدہ ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں مَیں نے دل میں عہد کیا کہ اگر مجھے واپس نہ بھیجا گیا تو جتنی رقم اپنے ملک کے لیے ٹکٹ پر خرچ ہوتی ہے اتنی رقم مَیں خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دوں گا۔ بہرحال کہتے ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ آخر میں کلیئرنس والوں نے مجھے چھوڑ دیا جبکہ میرے سے بہت زیادہ کوائف رکھنے والوں کو بھی انہوں نے واپس کر دیا تھا۔ بہرحال کہتے ہیں کہ اس لیے مَیں چندے کی یہ رقم اپنے وعدے کے مطابق دے رہا ہوں جو مَیں نے ٹکٹ پہ خرچ کرنا تھا۔ جو وعدہ مَیں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا وہ پورا کر رہا ہوں۔ اب یہ ایمان کہاں سے پیدا ہوا؟ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی بیعت میں آنے کی وجہ سے لوگوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ جو وعدہ کیا ہے، اپنے دل سے وعدہ کیا ہے لیکن بھول نہیں گئے اور یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اس لیے مَیں نے یہ وعدہ پورا کرنا ہے۔ کوئی اَور اس کا گواہ نہیں ہے لیکن اللہ گواہ ہے اس لیے اس نے اس کو پورا بھی کر دیا۔

اسی طرح

جرمنی

کے بھی ایک دوست ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اور میری اہلیہ کو ٹیکس آفس کی طرف سے 50 ہزار یورو ادا کرنا پڑا۔ کہتے ہیں ہم تحریکِ جدید میں اور دوسری تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کے حصہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہرحال انہوں نے مجھے بھی دعا کے لیے خط لکھا کہ یہ قربانی ہی کی برکات ہیں۔ کچھ دیر

بعد ٹیکس آفس سے خط ملا کہ ہم نے آپ سے جو ٹیکس لیا ہے اس میں پانچ ہزار یورو زائد ہیں۔ آپ نے چھپائے نہیں ہیں۔ اس لیے ہم نے جائزہ لیا ہے آپ کو اس ٹیکس میں سے جو دیا ہے آپ کی رقم کم بنتی ہے تو ہم کچھ رقم واپس کر رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جب یہ رقم واپس آئی تو پھر ہم نے سوچا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو ہم خرچ کرتے ہیں اس کا نتیجہ ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ فضل کیا ہے کہ یہ رقم واپس ہوگئی ہے۔ اس لیے اس پر ہمارا کوئی حق نہیں تو انہوں نے وہ جو زائد رقم تھی پانچ ہزار یا کچھ یورو کی وہ بھی چندے میں دے دی۔

یہ جو نسخہ ہے ان لوگوں کو بھی آزمانا چاہیے جو ٹیکس بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک تو اپنے لیے بدنامی کا باعث، دوسرے حکومت کو دھوکا، تیسرے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور پھر دنیاوی لحاظ سے بھی مال میں برکت نہیں پڑتی۔ اس سے بچنے کے لیے بہتر ہے کہ قولِ سدید سے انسان کام لے اور جو ٹیکس ہے وہ پوری طرح ادا کیا جائے تا کہ حکومت کے محکمے کو کبھی موقع نہ ملے کہ کسی احمدی پر ہاتھ اٹھائے کہ اس نے ٹیکس ادا نہیں کیا۔ اگر ٹیکس ادا کریں گے، حکومت کے واجبات بھی ادا کریں گے اور ساتھ مالی قربانیاں بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ پھر نوازتا ہے اور خود ہی ضروریات بھی پوری فرما دیتا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اپنے معاملات نپٹاؤ۔ اگر تم نیک نیتی سے کام کرو گے تو مَیں کئی گنا بڑھا کر تمہیں اجر دوں گا۔

پھر اسی طرح ایک شخص نے لکھا کہ مجھے قربانی کرنے کی وجہ سے کئی سال پرانی رقم مل گئی اور اب میرا یہ اصول ہے کہ جب بھی مجھے کوئی کام ملتا ہے اور ٹھیکہ ملتا ہے، (یہ ٹھیکے دار ہیں) تو مَیں پہلے چندہ ادا کرتا ہوں۔

اسی طرح ماسکو سے، ماریشس سے، ہندوستان سے اور مختلف جگہوں سے بہت سارے واقعات ہیں جو لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور اپنی ضروریات کو پسِ پشت ڈال کر یہ قربانیاں کرتے ہیں۔ نہ ان کو مال کی محبت ہوتی ہے۔ نہ اپنی ضروریات کی محبت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی محبت کی خاطر قربانیاں کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو نوازتا چلا جا رہا ہے۔ بہرحال اس کے بہت سے واقعات ہیں جو یہاں بیان کرنے ممکن نہیں۔

جس طرح آپ سب کو پتہ ہے کہ نومبر کے شروع میں پہلے جمعہ پر تحریکِ جدید کے سال کا اعلان ہوتا ہے۔ آج میں اس کا اعلان کروں گا۔ اس کی کچھ رپورٹ بھی پیش کروں گا۔

اللہ کے فضل سے تحریکِ جدید کا 92واں سال 31/اکتوبر کو ختم ہوا۔ اب یکم نومبر سے 93واں سال شروع ہوگیا ہے اور

جماعت نے اس سال میں جو گزرا ہے تحریکِ جدید کی مد میں 20.28 ملین کی قربانی کی توفیق پائی ہے۔ گذشتہ سال کے مقابلے میں 7 لاکھ 27 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہیں۔ چندہ دہندگان کی تعداد میں بھی گذشتہ سال کی نسبت 46,616 کا اضافہ ہوا ہے۔

بہت سے افریقہ کے ممالک ہیں جن سے چندہ دہندگان کی رپورٹس نہیں آئیں۔ اس کے باوجود بڑا اچھا اضافہ ہے۔ وہاں کے حالات ایسے ہیں کہ رابطے بھی نہیں ہوتے جیسا کہ مَیں نے ایک مثال بھی دی تھی کہ انہوں نے بڑی مشکل سے چندے پہنچائے۔ اسی طرح رپورٹیں پہنچانی بھی مشکل ہیں۔

رپورٹوں کے مطابق شاملین میں گذشتہ سال کی نسبت اضافہ کرنے والے جو ملک ہیں

ان میں گنی بساؤ نمبر ایک پہ ہے۔ پھر گیمبیا ہے۔ سیرالیون ہے۔ نائیجیریا ہے۔ کونگو کنساشا ہے۔ نائیجر ہے۔ تنزانیہ ہے۔ انڈونیشیا ہے۔ کونگو برازاویل ہے۔ کیمرون ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان کے علاوہ جو پہلی دس جماعتیں ہیں۔ ویسے بھی پاکستان کی پوزیشن تو اب اتنی اوپر نہیں رہی جو پہلے ہوا کرتی تھی۔ بہرحال

پہلی دس جماعتوں میں جو وصولی ہے،

اس سال پہلے نمبر پر برطانیہ ہے۔ ان کو میرا خیال میں پہلی دفعہ پہلے نمبر پر آنے کی توفیق ملی ہے اور یہ جرمنی سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ دوسرے نمبر پر جرمنی ہے۔ تیسرے نمبر پر امریکہ ہے۔ یہ بھی کینیڈا سے اوپر نکل کے آگئے ہیں۔ چوتھے نمبر پر کینیڈا ہے۔ پانچویں نمبر پر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ بعض مصلحت کی وجہ سے مَیں نام نہیں لیتا۔ چھٹے نمبر پر بھارت ہے۔ ساتویں نمبر پر آسٹریلیا ہے۔ آٹھویں پر پھر انڈونیشیا ہے۔ نویں پہ گھانا ہے۔ دسویں پہ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔

وہاں مڈل ایسٹ میں حالات رہنے کے لحاظ سے بہرحال مشکل ہیں لیکن لوگ قربانیاں کر رہے ہیں۔ انتظامی لحاظ سے گو مشکلات ہیں لیکن مالی لحاظ سے بہرحال یہ لوگ ٹھیک ہیں۔ اچھے پیسہ کمانے والے ہیں اور اس لحاظ سے قربانی بھی کرتے ہیں۔

جن کے چندوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے ان میں

اضافہ کرنے والی پہلی پانچ جماعتیں

برطانیہ ۔ دوسرے نمبر پر جرمنی۔ تیسرے نمبر پر امریکہ۔ چوتھے پر آسٹریلیا۔ پانچویں پر گھانا ہیں۔

افریقن ممالک میں مجموعی وصولی

کے لحاظ سے گھانا نمبر ایک ہے۔ ماریشس نمبر دو۔ نائیجیریا نمبر تین۔ برکینافاسو نمبر چار۔ سیرالیون پانچویں نمبر پر۔ سینن چھیویں نمبر پر۔ تنزانیہ ساتویں نمبر پر۔ گیمبیا آٹھویں نمبر پر۔ لائبیریا نویں نمبر پر اور مالی دسویں نمبر پر۔ حالانکہ مالی میں بڑے بُرے حالات ہیں۔ وہاں دہشت گردوں نے کافی تباہی مچائی ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود وہاں کے لوگوں نے قربانی میں حصہ لیا۔

بعض

چھوٹی جماعتیں ہیں ان میں مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے قابلِ ذکر جماعتیں

جو ہیں ان میں گنی بساؤ ہے۔ نائیجیریا ہے۔ گیمبیا ہے۔ سیرالیون ہے۔ کونگو کنشاسا ہے۔ نائیجر ہے۔ بنگلہ دیش ہے۔ سینن ہے۔ آسٹریلیا ہے۔ ماریشس ہے۔ بیلجیم ہے۔ سویڈن ہے۔

شاملین کی تعداد میں اضافہ کرنے والے جو ممالک

ہیں ان میں نمبر ایک پہ گنی کناکری ہے۔ پھر گیمبیا۔ پھر سیرالیون۔ پھر نائیجیریا۔ کونگو کنشاسا۔ نائیجر۔ تنزانیہ۔ انڈونیشیا۔ کونگو برازاویل اور کیمرون۔

برطانیہ کی جیسا میں نے پہلے کہا پہلی پوزیشن ہے اس لیے سب سے پہلے ان کی جماعتوں کا ذکر کروں گا جنہوں نے حصہ لیا ہے۔

برطانیہ میں اس سال لوگوں کے غیر معمولی قربانیوں کے واقعات بھی بہت موصول

ہوئے ہیں۔ مَیں نے بیان تو نہیں کیے لیکن بعض ایسے ہیں جو غیر معمولی ہیں کہ اپنی ساری ضروریات کو پسِ پشت ڈال کر بلکہ بعضوں نے اپنے گھر خریدنے کو delay کر دیا اور چندے کی ادائیگی کر دی۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجنز

میں اسلام آباد نمبر ایک پہ ہے۔ پھر بیت الفتوح ہے۔ پھر مسجد فضل۔ پھر بیت الاحسان۔ پھر نارتھ ایسٹ ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی 10 بڑی جماعتیں

جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ اسلام آباد۔ پھر ایش (Ash)۔ پھر ووسٹر پارک (Worcester Park)۔ پھر آلڈر شاٹ ساؤتھ (Aldershot South)۔ پھر آلڈر شاٹ نارتھ (Aldershot North)۔ پھر والسال (Walsall)۔ پھر جلنگھم۔ پھر فارنہم ساؤتھ (Farnham South)۔ فارنہم نارتھ (Farnham North)۔ اور ساؤتھ چیم (South Cheam)۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی چھوٹی جماعتیں

جو ہیں ان میں لیمنگٹن سپا ((Leamington Spa))۔ سپین ویلی (Spen Valley)۔ ومبلڈن (Wimbledon)۔ کیتھلی (Keighley)۔ نارتھ ہیمپٹن (Northampton)۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں

جو ہیں ان میں نیڈا (Nidda) نمبر ایک پہ ہے۔ پھر اوسنابروک (Osnabrück)۔ روئڈر مارک (Rödermark)۔ روڈ گاؤ (Rodgau)۔ فلورس ہائم (Flörsheim)۔ پنے برگ (Pinneberg)۔ نیوویڈ (Neuwied)۔ مہدی آباد۔ کوبلنز (Koblenz)۔ ہنوور (Hannover)۔

اور

دس لوکل امارتیں

جو ہیں ان میں ہیمبرگ (Hamburg) نمبر ایک پہ ہے۔ پھر فرینکفرٹ (Frankfurt)۔ پھر گروس گیراؤ (Gross-Gerau)۔ پھر ویزبادن (Wiesbaden)۔ پھر ریڈ شٹڈ (Riedstadt)۔ پھر ڈارمشٹڈ (Darmstadt)۔ پھر روسلز ہائم (Rüsselsheim)۔ پھر من ہائم (Mannheim)۔ ہناؤ (Hanau)۔ مورفیلڈن وال ڈورف (Mörfelden-Walldorf)۔ قربانی کرنے والے مورفیلڈن وال ڈورف (Mörfelden-Walldorf)۔ کیا نام ہے ان کا؟ مورفیلڈن وال ڈورف (Mörfelden-Walldorf)۔ کچھ لمبا نام ہے۔

قربانی کے لحاظ سے

امریکہ کی جماعتیں

جو ہیں ان میں پہلے نمبر پہ نارتھ ورجینیا (North Virginia) ہے۔ پھر میری لینڈ (Maryland)۔ پھر لاس اینجلیس (Los Angeles)۔ پھر نارتھ جرسی (North Jersey)۔ سیئٹل (Seattle)۔ پھر ڈیلس (Dallas)۔ شکاگو (Chicago)۔ بالٹی مور (Baltimore)۔ سینٹرل جرسی (Central Jersey)۔ سیلیکون ویلی (Silicon Valley)۔

اور

کینیڈا کی لوکل امارات

میں پہلے نمبر پر وان (Vaughan) ہے۔ پھر پیس ولیج (Peace Village) ہے۔ پھر کیلگری (Calgary)۔ پھر برمپٹن ویسٹ (Brampton West)۔ وینکوور (Vancouver)۔ مسی ساگا (Mississauga)۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی قابل ذکر جماعتیں

جو ہیں ان میں ہیملٹن ماؤنٹین (Hamilton Mountain)۔ ہیملٹن (Hamilton)۔ ایڈمنٹن ویسٹ (Edmonton West)۔ حدیقۂ احمد۔ آٹوا ویسٹ (Ottawa West)۔ ملٹن ویسٹ (Milton West)۔ اور ملٹن ایسٹ (Milton East)۔ رجائنا (Regina)۔ وینیپیگ (Winnipeg)۔ فورٹ مکمرے (Fort McMurray)۔ سڈبری (Sudbury)۔

پاکستان میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے

اوّل نمبر پر لاہور۔ پھر دوئم پر ربوہ۔اور سوئم پر کراچی۔

ضلعی سطح پر قربانی کے لحاظ سے دس ضلعے

جو ہیں وہ اسلام آباد نمبر ایک پہ ہے۔ پھر فیصل آباد۔ پھر سرگودھا۔ پھر حیدرآباد۔ پھر عمر کوٹ۔ پھر ملتان۔ پھر گجرات۔ لیہ۔لودھراں۔ساہیوال۔

وصولی کے اعتبار سے زیادہ قربانی کرنے والی شہری جماعتیں

جو ہیں امارت ٹاؤن شپ لاہور، امارت دارالذکر لاہور، امارت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، امارت بیت الفضل فیصل آباد، امارت دہلی گیٹ لاہور، امارت کریم نگر فیصل آباد۔ پھر کوئٹہ۔ پھر امارت مغل پورہ لاہور۔ پھر بہاولپور۔ پھر پشاور۔

انڈیا کے پہلے دس صوبہ جات

میں کیرالہ۔ پھر تامل ناڈو۔ تلنگانہ۔اڈیشہ۔ کرناٹک۔ جموں و کشمیر۔ پھر پنجاب۔ بنگال۔ مہاراشٹرا۔ اتر پردیش۔

اور قربانی کی پہلی دس جماعتیں

جو ہیں ان میں حیدرآباد نمبر ایک ہے۔ پھر کوئمبٹور (Coimbatore)۔ (تامل ناڈو)۔کوئمبٹور تامل ناڈو میں ہے۔ پھر نمبر تین پہ قادیان ہے۔ پھر کالی کٹ ہے۔ پھر میلا پالم ہے۔بنگلور ہے۔ کیرنگ ہے۔کیرولائی ہے۔کلکتہ ہے اور کنور ٹاؤن ہے۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں

نمبر ایک پہ کاسل ہل (Castle Hill) ہے۔ پھر میلبرن بیروِک (Melbourne Berwick)۔ مارسڈن پارک (Marsden Park)۔ پینرتھ (Penrith)۔ میلبرن ویسٹ (Melbourne West)۔ ایڈیلائڈ ویسٹ (Adelaide West)۔ لوگن ایسٹ (Logan East)۔ پرتھ (Perth)۔ میلبرن کلائڈ (Melbourne Clyde)۔ میلبرن

لانگ وارِن(Melbourne Langwarrin)۔

تحریکِ جدید کو جیسا کہ میں نے کہا شروع ہوئے بانوے (92) سال ہو چکے ہیں۔ ترانوے واں (93) سال شروع ہے۔ دفتر اوّل کا بانوے واں (92) سال ہوا ہے۔ دفتر دوم کا بیاسیواں (82) سال ہے۔ اور دفتر سوم کا اکسٹھواں (61) سال ہے اور دفتر چہارم کا اکتالیسواں (41) سال ہے اور دفتر پنجم کا بائیسواں (22) سال ہے۔ دفتر ششم کا تیسرا (3) سال ہے۔ اور

آئندہ جو مخلصین اس میں شامل ہوں گے وہ دفتر ششم میں شامل ہوں گے۔

جماعتیں اس کو نوٹ کر لیں۔

امیر ملکوں کے جو چندے ہیں یعنی یورپ اور ترقی یافتہ ملکوں کے ان سے دنیا کے بہت سارے ملکوں کے اخراجات ہوتے ہیں۔ افریقہ میں مساجد ہیں، مشن ہاؤسز ہیں، ان پر اخراجات ہو رہے ہیں، جو مساجد موجود ہیں ان کی تعداد بھی 7601 ہے۔ ان کی مینٹیننس ہے۔ وہاں ان کا سارا عملہ رکھنا، ان کے لیے الاؤنسز وغیرہ۔ وہاں کی مقامی آمدنی تو اتنی نہیں ہوتی۔ گو وہاں کے لوگ بھی بڑی قربانی کرتے ہیں لیکن اخراجات پورے نہیں ہو سکتے۔ یہاں سے پورے کرنے پڑتے ہیں۔ مرکز سے ان کو گرانٹ جاتی ہے۔ گذشتہ سال میں 123 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں۔ 14 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ مرکز انہیں تعمیر کرا رہا ہے۔ مشن ہاؤسز کی تعداد بھی تقریباً 2400 ہے۔ وہاں 103 نئے مشن ہاؤسز بھی تعمیر ہوئے اور زیرِ تعمیر 10 ہیں۔ یہ بھی مرکزی اخراجات پر ہوتے ہیں۔ مبلغین کی تعداد 489 ہے جبکہ لوکل افریقن مشنریز اور معلمین کی تعداد 2274 ہے۔ ان کے بھی اخراجات ہیں۔ الاؤنسز ہیں اور بہت سارے دوسرے مختلف اخراجات ہیں۔

نصرت جہاں کے تحت یہ افریقہ کے 13 ممالک میں 620 پرائمری اور مڈل سکولز ہیں ان میں بھی بہت سے سکولوں کو جماعتی طور پر خرچ بھیجا جاتا ہے۔ پھر ہسپتال اور کلینک ہیں یہاں بھی 14 ممالک میں 41 کلینک ہیں۔ 35 مرکزی ڈاکٹر ہیں۔ 54 مقامی ڈاکٹر ہیں۔ 74 ویزیٹنگ ڈاکٹر ہیں جو خدمت انجام دے رہے ہیں۔ بہت سارے ہسپتالوں کے اخراجات پورے نہیں ہوتے پھر یہاں سے گرانٹ دینی پڑتی ہے۔ گنی بساؤ میں احمدیہ کلینک کی تعمیر کا کام مکمل ہوا ہے۔ بصے کے مقام پر نیا

ہسپتال و لائبریری۔ لائبیریا میں احمدیہ کلینک زیر تعمیر ہے۔ اس طرح بعض پرانے ہسپتالوں کی تعمیر اور رینوویشن کا کام ہو رہا ہے۔ کانو (Kano) نائیجیریا میں ڈینٹل کلینک اور ڈاکٹر کی رہائش اور ٹاکوراڈی غانا میں احمدیہ ہسپتال کی رینوویشن کرانے کا کام ہو رہا ہے۔ سینن میں پراکو کلینک کی توسیع ہو رہی ہے۔ احمدیہ ہسپتال میں مورو گورو (Morogoro) تنزانیہ کی بھی مکمل طور پر رینوویشن ہو رہی ہے۔ جماعت کے ہسپتالوں کو نئی سہولیات، equipments وغیرہ بھی مہیا کیے جا رہے ہیں، اس کے بہت سارے یونٹس لگ رہے ہیں جس میں الٹراساؤنڈ (ultrasound) ہے، مشینیں ہیں، ڈینٹل یونٹس ہیں اور جنریٹر وغیرہ، بیڈ وغیرہ بہت سارا سامان یہاں سے لے کے دیا جاتا ہے۔

نائیجیریا میں وہاں کی جماعت نے یونیورسٹی بنائی ہے۔ مرکزی طور پر ان کی مدد کی ہے پہلی قسط ان کو پانچ لاکھ پاؤنڈ کی دی گئی ہے۔ مزید خرچے ان کے ہوں گے۔ تعلیم پر بڑا خرچہ ہوتا ہے۔ وظائف دیے جاتے ہیں۔ تحریکِ جدید کی جو آمد ہے یہ تقریباً ان چیزوں پر ہی خرچ ہو جاتی ہے اور اس کے علاوہ بے شمار اَور چندے ہیں ان کی آمد ملا کے بھی ان ممالک پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ امیر ممالک میں اور ترقی یافتہ ممالک میں جماعتیں خرچ کرتی ہیں ان کے اپنے خرچے علیحدہ ہیں وہ وہاں کی لوکل جماعتیں اور نیشنل جماعتیں کر رہی ہوتی ہیں۔

بہرحال جماعت کے احباب کی جو اکثریت ہے وہ کوئی ایسی مالدار نہیں ہے۔ اوسط درجے کے لوگ ہیں لیکن قربانیاں کرتے ہیں جن کی وجہ سے یہ سارا نظام چل رہا ہے۔ اگر ہم دنیا کا مقابلہ کریں تو ان اخراجات کی جو ہم کر رہے ہیں کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ وہاں تو بلینز اور ٹریلینز کی باتیں ہوتی ہیں۔ بہرحال اتنے جو پروجیکٹ چل رہے ہیں ان پر خرچ ہو رہا ہے۔ دنیا تو تھوڑے سے پراجیکٹوں پر بھی بے شمار خرچ کرتی ہے لیکن جب ہم اس کے نتائج دیکھتے ہیں اور دنیا کو بتاتے ہیں تو دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ یہ کس طرح آپ اتنی تھوڑی رقم سے اتنے پروجیکٹ چلا رہے ہیں اور ان کے اخراجات بھی پورے کر رہے ہیں اور بڑے اعلیٰ معیار کے بھی چلا رہے ہیں۔

اسی طرح ریڈیو اسٹیشنز ہیں۔ دنیا کے ممالک میں خاص طور پر افریقہ میں ان ریڈیو سٹیشن کی تعداد بھی 26 ہے۔ اور ایم ٹی اے کے سٹوڈیوز بھی ہیں۔ چھ سات ملکوں میں نئے سٹوڈیوز بن گئے

ہیں۔ وہاں سے پروگرام براہ راست ٹیلی وائز ہوتے ہیں۔ ان کی گرانٹ بھی مرکز سے جاتی ہے۔

پھر امریکن بلاک میں ساؤتھ امریکہ کے ملک ہیں جن میں ارجنٹائن ہے، بیلیز ہے، بولیویا ہے، برازیل ہے، کمبوڈیا ہے، کیمین آئی لینڈ، کولمبیا، کوسٹاریکا، کیوبا، ایکواڈور، ایل سلواڈور، گوئٹے مالا، گیانا، ہیٹی، ہونڈورس، جمیکا، پانامہ، پیراگوئے، پیرو، یوراگوئے وغیرہ شامل ہیں جہاں گرانٹ یہاں سے جاتی ہے۔

پھر یورپ کے ملک ہیں جو پرانی رشین سٹیٹس تھیں، ان میں بھی بعض ملکوں میں جاتی ہیں۔قرغیزستان، قزاخستان وغیرہ۔اور ایسٹرن یورپ کے بعض ملکوں میں بھی۔ اسی طرح باقی دوسرے مرکزی اخراجات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی رقم ہے جو ان ملکوں پر خرچ ہوتی ہے۔اور کم مالیت والے، حیثیت والے جو ملک ہیں تو ان ملکوں میں ہی تقریباً سترہ، اٹھارہ ملین سے زیادہ کی گرانٹ چلی جاتی ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی ایکسٹرا پروجیکٹ شروع ہو جائے تو پھر ان کو زائد رقم بھیجنی پڑتی ہے۔تو روٹین کی گرانٹ بھی اتنی ہی ہے جتنا تقریباً ایک تحریک کا چندہ ہوتا ہے اور باقی اخراجات باقی تحریکوں میں بھی چل رہے ہوتے ہیں۔

بہرحال تحریکِ جدید اور باقی مرکزی چندوں کو ملا کر یہ اخراجات کیے جاتے ہیں اور معاشی لحاظ سے بہتر ممالک جو اپنے اخراجات کے لیے علیحدہ خرچ کرتے ہیں آپ کو پتہ ہی ہے۔

ہر جگہ احمدیوں کی قربانی کے ہمیں نظارے نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رقم مہیا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے جو یہ قربانی کرتے ہیں اور جماعتی کام میں مددگار بن رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر غریب لوگ ہیں یا اوسط درجے کی آمدنی والے لوگ ہیں لیکن قربانی کا جذبہ ہے۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح لوگ قربانی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۲۷؍نومبر ۲۰۲۶ء، صفحہ ۲تا۸)